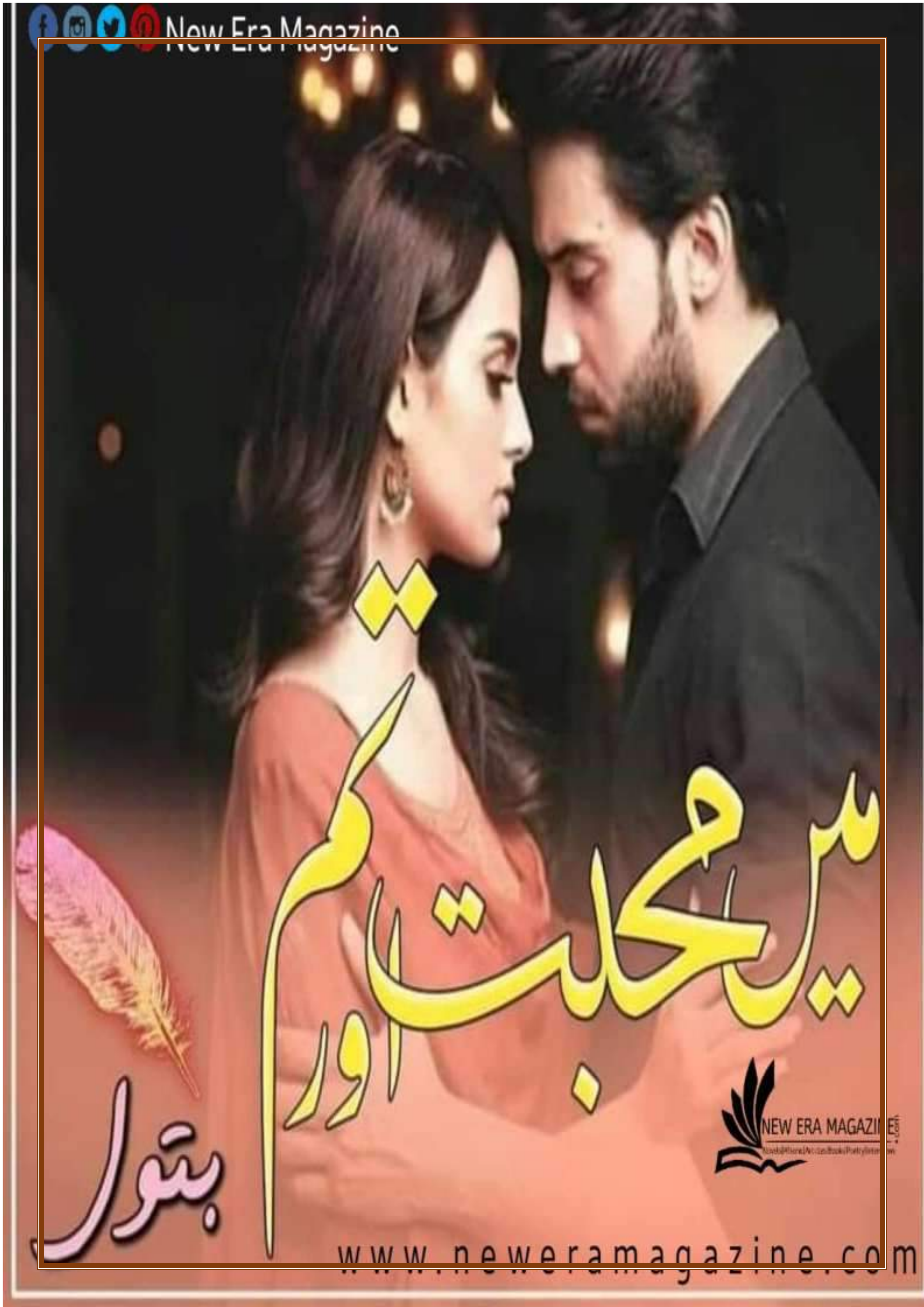
New Era Magazine
میں محبت اور تم
بتول
NEW ERA MAGAZINE
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(Continue Novel)

میں، محبت اور تم

از انیسہ بتول

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

"اسفند تم نے کیوں مارا میرے عمر کو "

"مدو میں۔۔۔"وہ ہکا بکا کھڑا تھا

"کیا ملا تمہیں اُسے مار کر ہاں..بتاؤ مجھے کیا ملا تمہیں، کیا بگاڑا تھا اُس نے تمہارا، تم نے زندگی برباد کر دی میری میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی..تم قاتل ہو میرے عمر کے، میری خوشیوں کے..قاتل ہو تم..قاتل ہو، خونی ہو اسفند تم قاتل ہو میں تمہیں کبھی معاف بھی کرونگی اسفند تم قاتل ہو.."مائدہ اُسے جھنجھوڑ رہی تھی وہ رو رہی تھی چیخ رہی تھی اور اُس سے دور جا رہی تھی وہ اُسے روکنا چاہ رہا تھا"نہیں مدو۔۔ نہیں مم۔۔میں نے نہیں مدو میں....."وہ اُسے روکنا چاہ رہا تھا اُسے بتانا چاہتا تھا کہ اُس نے نہیں مارا ہے عمر کو لیکن وہ اُس سے دور ہوتی جا رہی تھی"نہیں مدو نہیں۔۔۔"

اُس کی آنکھ جھٹکے سے کھل گئی

✨✨✨✨

"عمیر مجھے بات کرنی ہے تم سے" عفت بیگم لاونج میں بیٹھی تھی جب عمیر اپنے کمرے سے نکل رہا تھا

"جی امی" وہ اُن کے پاس آکر بیٹھ گیا

"بیٹا میری ہمیشہ سے خواہش تھی کہ میں مشام کو تمہاری دلہن بناؤں، اگر میں سلمان بھائی سے بات کروں تو تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں "

"امی..." مارے حیرت کے اُس کے منہ سے صرف امی ہی نکل پایا تھا، وہ بہت حیران تھا وہ اُنہیں کیسے بتاتا کہ اُس کی بھی یہی خواہش ہے

"میں تمہیں فورس نہیں کر رہی اگر تمہیں کوئی اور پسند ہے تو بتادو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا میں تو بس اس گھر کو آباد کرنا چاہتی ہُوں" اُنہوں نے بہت غمگیں لہجے میں کہا

"نہیں امی مجھے کوئی نہیں پسند.. آپ کی پسند میری پسند" عمیر نے اُن کا ہاتھ محبت سے

تھام لیا، عمر کے جانے کے بعد وہ بہت بیمار رہنے لگی تھی، اس وقت بہت کمزور لگ رہی تھی

"بس لوگوں کی وجہ سے پریشان ہُوں بہت "

"کیوں کیا ہوا کسی نے کچھ کہا ہے کیا؟؟" عمر کے جانے کے بعد دور پار کے دوست احباب بہت آنا شروع ہو گیے تھے

"بس بیٹا کہتے ہے کہ ایک بہن تو ایک بیٹا کھا گئی، اب کیوں اپنے چھوٹے بیٹے کے جان کی دشمن بنی ہو وہ لڑکیاں ہی منحوس ہے" وہ بہت رنجیدہ تھی

"امی.. آپ کو تو پتہ ہے لوگوں کا تو کام ہی باتیں بنانا ہے، اور ویسے بھی کوئی کسی کی وجہ سے نہیں مرتا، یہ منحوس کچھ نہیں ہوتا بہت ہی خراب ذہنیت ہے لوگوں کی" عمیر نے اُنہیں سمجھاتے ہوئے کہا

"پتہ ہے مجھے بیٹا جب ہی تو تمہیں کہہ رہی ہوں کل لے جانا مجھے وہاں" اُنہوں نے پیار سے عمیر کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا، عمیر مسکرایا

✨✨✨✨

"یہ خواب پتہ نہیں کب میرا پیچھا چھوڑے گی ممّی "

"اسفی تم کیوں خود کو عمر کی موت کا ذمہ دار ٹھہرا رہے ہو، وہ ایک حادثہ تھا بھولنے کی کوشش کرو میرا بچہ "عمر کی موت کے بعد اسفند کو یہ خواب آنا شروع ہوئے تھے اور جس رات وہ یہ خواب دیکھتا وہ دن اُس پر بہت بھاری گزرتا سارا دن بخار میں تپتا رہتا اب بھی وہ ربیعہ کی گود میں سر رکھ کے لیٹا تھا

"میں نے تو کبھی اُسے دعا میں بھی اپنے لئے نہیں مانگا تھا، اگر کچھ مانگا تھا تو وہ اپنا سکون اور اُس کی خوشی، لیکن پتہ نہیں کیوں اِک بوجھ سا آگیا ہے دل پر ایسے لگتا ہے جیسے عمر کو میں نے مارا ہو، مائدہ سے اُسکی خوشیاں میں نے چھین لی ہو "شدّت ضبط سے اُس کی آنکھیں لال ہو رہی تھی، بات کرتے کرتے اُس کا گلہ رندھ گیا تھا

"بیٹا تم مجرم تب ہوتے جب تم مائدہ کو حاصل کرنے کے لئے کوئی غلط قدم اُٹھاتے، لیکن تم نے تو ایسا کچھ نہیں کیا ہے یہاں تک کہ تم نے تو کبھی اُسے دعا میں بھی اپنے لئے

نہیں مانگا ہے، تو پھر یہ پشیمانی کیوں..؟ "

"سچ ممی؟؟ "

"ہاں بیٹا تمہارا اس میں کوئی قصور نہیں جو ہوا اُسے ہونا ہی تھا، تقدیر میں یہی لکھا تھا "

"آپکی باتوں سے مجھے بہت حوصلہ مل جاتا ہے "

"تم آرام کرو ابھی شام میں پھر مجھے بھائی کے گھر چھوڑ دینا اُنہوں نے بُلایا ہے "

"جی اچھا ممی "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

✨✨✨✨

"کل عفت آئی تھی "

"خیریت تھی بھائی جان؟" ربیعہ نے پوچھا، سلمان صاحب نے اُنکو ڈنر پہ بُلایا تھا، ڈنر کے بعد وہ، ربیعہ اور بشریٰ لاؤنج میں بیٹھے تھے

"اُنہوں نے عمیر کے لئے مشام کا ہاتھ مانگا ہے.. میری دلی خواہش تھی کہ مشام اسفند کی دلہن بنے, تم کیا کہتی ہو؟؟"

"وہ بھائی جان مشام اور مائدہ دونوں مجھے بہت عزیز ہے لیکن..." ربیعہ بات کرتے ہچکچا رہی تھی

"لیکن کیا ربیعہ.." بشریٰ نے نرمی سے پوچھا

"مشام تو چھوٹی ہے اور پھر اسفند کو وہ بہنوں کی طرح عزیز ہے" ربیعہ کی بات پر وہ دونوں خاموش ہوئے چند لمحوں بعد جب لاؤنج میں خاموشی چھائی رہی تو ربیعہ گویا ہوئی

"بھائی جان آپ عفت کو ہاں کر دیں، میں مشام کو نہیں مائدہ کو اپنی بہو بنانا چاہتی ہوں"

اُس کی بات پہ سلمان بہت خوش ہوئے لیکن بشریٰ خاموش رہی

"کیا ہوا بھابھی آپ.. اتنی چُپ کیوں ہوئی میری بات بری لگی کیا" ربیعہ نے ہچکچاتے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوئے پوچھا

"مائدہ نہیں مانے گی.."اُس نے پریشانی سے کہا

"آپ فکر نہیں کریں آپ بات کرلیں آرام سے میں بھی بات کرلوں گی..بچی ہے مان جائے گی"بشریٰ بہت فکرمند تھی کیوں کہ مائدہ اس سے پہلے بھی دو تین پرپوزل ریجیکٹ کرچکی تھیں،اب اسفند کے لئے پتہ نہیں کیسا react کرے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

✨✨✨✨

"تمھی کو خاص رکھا ہے،

تمھی مخصوص ٹھہرے ہو !.

جگہ اب بھی وہی پہلی،

عنایت پہلے جیسی ہے!!.

سنو!کیا خوف ہے تم کو

اگرچہ لوٹنا چاہو !!.

تمہارے واسطے اب بھی،

رعایت پہلے جیسی ہے !!.

ابھی بھی منتظر ہوں میں،

ابھی بھی تیری خواہش ہے

یہاں کچھ بھی نہیں بدلا،

روایت پہلے جیسی ہے"!!.

اسفند نے ڈائری بند کرلی، اور کرسی کی پُشت پہ سر ٹکا کر آنکھیں موندلی

✨✨✨✨

"بھابھی آپ ایسا کیسے کرسکتی ہیں؟" عمیر کے چچا، چی عثمان اور ثانیہ پاکستان آئیں ہوئے تھیں اور ثانیہ کو عمیر اور مشام کا جوڑ کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا وہ تو اپنی بیٹی فرحین (جو اُنہوں نے اپنے بھائی بھابھی سے لے لی تھی) کے لئے عمیر کا سوچ کر آئے تھے کیوں کہ وہ لوگ پاکستان شفٹ ہونے کا ارادہ رکھتے تھے، یہی اپنا بزنس وائنڈ اپ

کر کے پاکستان میں رہنا چاہتے تھے

"کیوں اس میں نا مناسب کیا ہے "اُنہوں نے نا سمجھتے ہوئے پوچھا

"ایک بہن ایک بیٹا کھا گئی اب دوسری کی وجہ سے عمیر کو کچھ ہو گیا تو "......

"اللہ نہ کرے ثانیہ یہ کیسی باتیں کر رہی ہو تم.. "اُنہوں نے تیزی سے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا

" نہیں وہ میرا یہ مطلب نہیں تھا بھابھی "وہ خجل سی ہوئی

"جو بھی مطلب تھا تمہارا ثانیہ لیکن مجھے تم سے ایسی بات کی توقع نہیں تھی، اتنے سال کینیڈا میں رہ کر بھی تمہاری سوچ ایسی ہے افسوس ہوا مجھے "عفت سے تاسف سے کہا

"نہیں میں تو کہہ رہی تھی کہ لوگ کیا کہیں گے "

"لوگوں کا تو کام ہی ہے باتیں بنانا، لیکن اب غیروں کے ڈر سے میں اپنے بچّے کی خوشیاں تو نہیں چھین سکتی نا اُس سے "

"کیا مطلب یہ رشتہ عمیر کے کہنے پہ آپ کر رہی ہیں؟ "

"نہیں ثانیہ عمیر تو میرا فرمانبردار بیٹا ہے جس سے بھی کہہ دوں کر لے گا اُس سے

شادی لیکن مشام کے لئے اُس کی پسندیدگی کسی سے بھی ڈھکی چھپی نہیں ہے، عمر ہوتا تو تب بھی میرا ایہی ارادہ تھا" عمر کے ذکر پر انکی آنکھیں نم ہوئی

"بھابھی..." عفت کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر ثانیہ نے نرمی سے اُس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر اُسے تسلی دی تو وہ نم آنکھوں سے مسکرادی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اسفند۔۔" ربیعہ نے اُس کے دروازے پہ دستک دیتے ہوئے آواز دی

"آجائیں.." ربیعہ نے دروازہ کھولا تو وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہسپتال کے لئے تیار ہو رہا تھا

"اسفی بیٹا ابھی جاتے ہوئے مجھے بھائی کی طرف چھوڑ دینا "

"کیوں خیریت ہے سب ممی..؟"اُس نے پوچھا

"ہاں مشی کی شادی کی شاپنگ پہ جانا ہے بھابھی کے ساتھ ،بہت کم دن رہ گئے ہیں شادی میں "

"جی اچھا آپ تیار ہو جائے میں ریڈی ہُوں بس نکلتے ہیں" اسفند نے ٹیبل پر سے اپنا وولٹ اور گاڑی کی چابیاں اُٹھاتے ہوئے کہا

"وہ.." ربیعہ بات کرتے کرتے خاموش ہو گئی

"آپ چُپ کیوں ہو گئی کہیں کچھ کہنا تھا؟ "

"وہ اسفی..میں سوچ رہی تھی مشام کی شادی خیریت سے ہو جائیں پھر میں بھائی سے بات کروں گی "

"کس سلسلے میں" وہ نہیں سمجھا تھا

"تمہاری اور مائدہ کے رشتے کی بات "

"ممی میں نہیں چاہتا مدو مجھ سے بدگمان ہو جائے ،نہ جانے کیا سوچے گی پھر میرے بارے میں "

"نہیں ہو گی بدگمان وہ سب میں سنبھال لو نگی تم فکر مت کرو" ربیعہ کی بات سے اُسے

تھوڑی تسلّی ہوئی

"اچھا ٹھیک ہے" اُس نے مسکراتے ہوئے کہا

✨✨✨✨

NEW ERA MAGAZINE .com

"کیا! پھپھو نے ایسا سوچا بھی کیسے؟" مائدہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے ماں کو دیکھ رہی تھی

"ربیعہ نے کچھ غلط تو نہیں کہا ہے.. بیٹا وہ تمہاری پھپھو ہے اور اچھا ہی سوچے گی تمہارے لئے" بشریٰ نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا

"نہیں امی، کوئی نہیں کرتا مجھ سے پیار کسی کو نہیں ہے میری فکر، سب.. امی سب ترس کھا رہے ہیں مجھ پر" مائدہ رو رہی تھی

"نہیں بیٹا تم غلط سمجھ رہی ہو.. یہ تو اسفند کی خواہش ہے" بشریٰ نے آہستہ سے کہا

"کیا..؟؟"مائدہ کو یقین نہیں آیا

"امی۔۔امی آپ کہہ دیں کہ آپ مذاق کر رہی ہے،اسفند ایسا نہیں کر سکتا"اُس نے بے یقینی سے کہا

"نہیں بیٹا وہ تمہیں پسند کرتا ہے اور۔۔ "

"بس کر دیں امی،آپ پلیز جائے یہاں سے"اُس نے بے دردی سے آنسو صاف کئے اور بشریٰ کے نکلتے ہی اسفند کو کال کی جو اُس نے دوسری بیل پر ہی اُٹھا دی

"اسفند کیا یہ سچ ہے جو ابھی امی نے کہا؟"اسفند کی آواز سنتے ہی اُس نے پوچھا

"کیا کہا ہے ممانی نے؟"اسفند نے نا سمجھی سے پوچھا

"تُم نے پھپھو کو بیجھا ہے ہمارے رشتے کی بات کرنے؟"اُس کی بات پہ اسفند خاموش ہو گیا

"بولو اسفند کیا یہ سچ ہے؟ "

"ہاں مدو یہ سچ ہے لیکن تم مجھے وضاحت کا موقع تو دو میں سب بتاتا ہوں تمہیں "

"نہیں اصفی مجھے لگا تھا، دنیا میں ایک تم ہی تو ہو جو میرا مذاق نہیں اُڑاو گے، میں تو بچپن

سے ہی عمر سے منسوب تھی پھر تم نے ایسا سوچا بھی کیسے، یا اب تمہیں لگا کہ کوئی اب مجھ سے شادی نہیں کرے گیا تو کیوں نہ تم ہی سہی "

"تُم غلط سمجھ رہی مائدہ "اُس نے بے بسی سے کہا

"میں صحیح سمجھ رہی ہوں بلکل اسفند آئندہ کبھی میرے سامنے مت آنا، مجھے بہت برا لگے گا "اُس نے بے دردی سے آنسو رگڑے، لیکن آنسو پھر اُبل کر پلکوں پر سے ہوتے ہوئے چہرے پہ لڑک گئے

"تُم خامخواہ بدگمان ہو رہی ہو مجھ سے مجھے بولنے کا موقع تو دو خدا کے واسطے مائدہ "اسفند نے زندگی میں آج پہلی بار خود کو جتنا بے بس محسوس کیا اتنا پہلے کبھی نہیں کیا تھا، لیکن مائدہ فون کاٹ چکی تھی، اُس نے مائدہ کو کھو دیا تھا اور یہ بہت تکلیف دہ تھا۔۔

✨✨✨✨

اسفند اپنی ڈائری کے اوراق پلٹ رہا تھا، اس غزل پہ آ کے رک گیا

"بہتی ہوئی آنکھوں کی روانی میں مرے ہیں

کچھ خواب میرے عین جوانی میں مرے ہیں

کچھ تُجھ سے یہ دوری بھی مجھے مار گئی ہے

کچھ جذبے میرے نقل مکانی میں مرے ہیں

اس عشق نے آخر ہمیں برباد کیا ہے

ہم لوگ اسی کھولتے پانی میں مرے ہیں

قبروں میں نہیں ہم کو کتابوں میں اُتارو

ہم لوگ محبت کی کہانی میں مرے ہیں "!!..

پھر شکست خوردہ سا بیٹھا تھا، پھر اُٹھ کھڑا ہوا کہ ابھی اُسے بہت کچھ کرنا تھا، مائدہ کا دل صاف کرنا تھا وہ یوں ہمت ہار کہ سب کچھ چھوڑ کے کونے میں چُپ کے نہیں بیٹھ سکتا تھا، اپنی محبت کی یوں تذلیل برداشت نہیں کر سکتا تھا، وہ اپنی محبت کی بے قدری پہ آزردہ تھا لیکن کچھ بھی کر کے اُسے سب کچھ ٹھیک کرنا تھا، وہ مائدہ کو ایسے نہیں کھو سکتا تھا۔۔

✨✨✨✨

"ممی پلیز مجھے جانے دیں، بس کچھ مہینوں کی تو بات ہے پھر واپس آجاؤنگا" اُس نے منت کی

"تو جاؤ گے کہاں؟" ربیعہ بیگم نے پریشانی سے پوچھا

"کہیں بھی چلا جاؤنگا لیکن اگر یہاں رہا تو پاگل ہو جاؤنگا" اسفند اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھام کر بیڈ پر بیٹھ گیا

"نہیں بیٹا تم اس وقت کمزور نہیں پڑ سکتے، محبت تو طاقت بنتی ہے تو تم اتنے کمزور کیوں پڑ رہے ہو،" ربیعہ نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا

"ہاں میں ہُوں کمزور، ہوں میں بُزدل، اب نہیں ہو رہا مجھ سے.." وہ بہت سٹریس میں تھا

"تم مائدہ سے بات کرنے کی کوشش کرو بیٹا "

"نہیں سن رہی وہ میری بات، نا وہ فون اُٹھا رہی ہے نا میسیج کا جواب دے رہی ہے اور

اگر ملنے جاؤں تو ملتی بھی نہیں ہے، میں اُسے صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میری محبت غلط نہیں ہے، اور نا ہی میری نیّت، "

"اور اگر تم چلے جاؤ گے اس طرح ہمت ہار کر تو اُسے کون بتائے گا کہ تم غلط نہیں ہو؟ ہاں! " دیکھو بیٹا محبت کرنا تو آسان ہے لیکن اسے نبھانا بہت ہی مشکل، اور پھر تمہاری محبت تو یکطرفہ بھی ہے، یہ یکطرفہ محبتیں بہت اذّیت دیتی ہیں، کوئی دوسرا آپ کے جذبات نہیں سمجھ سکتا، اس کی قدر نہیں کر سکتا اب اگر محبت کی ہے تو اس پہ ثابت قدم رہو، اس قدر مایوسی اور نااُمیدی اچھی نہیں ہوتی، اس حقیقت پر یقین رکھو کہ جو زمین سے نہیں ہوتا وہ آسمان سے ہوتا ہے مگر ضرور ہوتا ہے"" اُنہوں نے اسفند کو سمجھانے کی کوشش کی

"اچھا اب زیادہ سوچوں نہیں تم آرام کرو، میں تمھارے لیے دودھ بجھواتی ہوں" ربیعہ خود بہت اُداس تھی بیٹے کی اِس حالت پر، اِسے بیڈ پر لٹا کر لائٹس آف کر کے کمرے سے نکل گئی

وہ انگلیوں سے کنپٹی کو مسل رہا تھا

"میں ایسا کیا کروں کہ اُسے مجھ پر یقین آجائے".. اُس کا ذہن بہت اُلجھا ہوا تھا. وہ اُٹھ

کر اندھیرے کمرے میں چکر کاٹنے لگا...

✨✨✨✨

سنو گے داستان غم لکھوں میں؟؟

تمہیں تم، خود کو میں، یا ہم لکھوں میں؟؟

یہی بہتر ہے ہم دونوں کے حق میں

کہ جتنا ہو سکے کم کم لکھوں میں

نہ جانے کیوں میرا جی چاہتا ہے

تیرا قصہ بہت پُر نم لکھوں میں

یونہی ہوتی رہے شعروں کی آمد

تمہیں سوچوں، تمہیں ہر دم لکھوں میں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ذرا دم لے طبیعت کی یہ عجلت

ذرا ٹھہروں ذرا تھم تھم لکھوں میں

تیری باتیں زمانے کو سناؤں؟؟

ہوئی جو "گفتگو باہم" لکھوں میں؟؟

✨✨✨✨

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ایک بار پھر اُس جنگل نُما علاقے میں بابا جی کے سامنے بیٹھا تھا

"تو اب تم کیا چاہتے ہو" بابا جی نے تحمل سے پوچھا

"بابا جی میں اُس کے دل میں آئی اپنے لیے بدگمانی کو دور کرنا چاہتا ہوں،"

"کیا تمہیں لگتا ہے کہ تم کر پاؤ گے؟ "

"نہیں بابا جی، اُس کے خفا ہونے سے میری ساری ہمت ختم ہو گئی ہے "

"اپنی محبت کو اپنی طاقت بناؤ، اپنی کمزوری نہیں "

"مجھے لگتا ہے کہ میری محبت ہی میری سب سے بڑی کمزوری ہے، ڈر لگتا ھے اُس کو کھونے سے، اُس کے دور جانے سے "

"وہ اب تک بھی تو تم سے دور تھی نا، تمہاری نہیں تھی کسی اور کی تھی اور وہ اب بھی تمہاری نہیں ہے، پھر یہ ڈر یہ خوف کیوں؟ "

"لیکن اب وہ میری ہو سکتی ہے اگر وہ چاہے تو۔۔ "

"دیکھو بیٹا، محبت میں مرضیاں نہیں چلتی، اِن کی مرضی سے چلنا پڑتا ہے، گرنا بھی پڑتا ہے لیکن پھر خود ہی اٹھنا پڑتا ہے، اور تمہاری محبت تو تھی بھی یکطرفہ، صرف یکطرفہ ہی نہیں لاحاصل بھی۔۔ لیکن تم نے اُسے پانے کے لیے کوئی غلط قدم نہیں اٹھایا، غلط راہ اختیار نہیں کی،۔۔ دیکھو بچّے محبت کرنا نا کرنا ہمارے بس میں نہیں ہوتا، یہ تو ایک فطری عمل ہے، ایک لمحہ ایسا آتا ہے جب ہم اُس کمزور لمحے کے سحر میں اپنا دل کسی کو دے بیٹھتے ہیں اور اس بات کا احساس ہمیں کبھی کبھار دیر سے بھی ہوتا ہے، ہمیں لگتا ہے وہ انسان ہماری عادت بن چکا ہے پر اصل میں وہ ہماری محبت بن چکا ہوتا ہے، محبت میں زبردستی نہیں ہوتی اگر محبوب کے انکار کی وجہ کوئی دوسرا شخص ہے تو پھر انسان کو

خود ہی اپنے قدم روک لینے چاہیئے، یہ تکلیف دہ ہوگا مگر کچھ عرصے تک، لیکن اگر محبوب کے انکار کی وجہ کوئی دوسرا انسان نہیں، اُس کی خواہشات، خواب یا دوسری مجبوریاں ہیں تو پھر انسان کو کوشش کرتے رہنا چاہیے "

"بابا جی کوئی آثار ہی نظر نہیں آتے، ناامید ہو گیا ہُوں "

"اُمید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوٹنا چاہیئے، جو باتیں ہمیں مشکل اور ناممکن لگتی ہیں وہ خدا کے لئے ناممکن نہیں ہوتی، وہ تو دلوں کا حال جانتا ہے اور نیّتوں سے واقف ہے"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

✨✨✨✨

کہیں میں دیر سے پہنچوں تو یاد آتا ہے

کہیں میں وقت سے پہلے بھی جایا کرتا تھا

میں اس کے عشق میں پاگل تھا پھر بھی دل میرا

مرے خلوص پہ تہمت لگایا کرتا تھا!..

مشام اور عمیر کی شادی پہ بہت دنوں بعد سب اکھٹے ہوئے تھے، عفت بیگم آنکھیں بار بار نم ہو جاتی تھی، مشام، عمیر، فرحین اور اسفند لاؤنج میں بیٹھے تھے صرف مائدہ اپنے کمرے میں تھی، وہ بہت کم ہی نکلتی تھی اب کمرے سے، اُس نے ڈگری لے لی تھی اب وہ پریکٹس کے لئے کورٹ جاتی تھی. "مائدہ آپی کہاں ہے؟" فرحین نے پوچھا

"اپنے روم میں تھی تھوڑی دیر پہلے" مشام نے کہا

"اچھا میں بلا کر لاتی ہوں" فرحین اُٹھی

"رکو فرحین۔۔ میں بلا کر لاتا ہوں" عمیر فرحین کو روک کر خود مائدہ کے کمرے کی طرف چلا گیا

"میں اندر آسکتا ہوں مدو آپی" عمیر نے دروازہ کھولتے ہوئے پوچھا،

کمرے کی لائٹ آف تھی، مائدہ اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھی لیمپ کی زرد روشنی میں ایک فائل اسٹڈی کر رہی تھی

"ہاں ہاں آجاؤ" مائدہ نے مسکراتے ہوئے کہا

وہ آہستہ سے چل کر اسٹڈی ٹیبل کے پاس بیڈ کے ایک کونے پہ بیٹھ گیا

"ٹھیک سے بیٹھو" مائدہ نے اُسکی طرف اپنی کرسی کی

"ٹھیک ہوں میں۔۔۔وہ مدو آپی.." عمیر ہچکچایا

"کیا بات ہے عمیر کھل کے بولو "

"آپی آپ بڑی ہیں مجھ سے مجھے کوئی حق نہیں پہنچتا آپ کے پرسنل معاملات میں بولنے کا لیکن آپ ٹھیک نہیں کر رہی، "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا ٹھیک نہیں کر رہی میں، میں سمجھی نہیں" مائدہ نے نہ سمجھتے ہوئے پوچھا

"وہ آپی۔۔میں.. میرا مطلب تھا "

"عمیر اب جب بات کرنے کی ہمت کر ہی لی ہے تو بے خوف ہو کے کہو، میں کچھ نہیں کہوں" مائدہ کے مسکرانے سے اُسے تھوڑا حوصلہ ملا

"دیکھیں آپی عمر بھائی کے جانے کے بعد کچھ بھی ویسا نہیں رہا، یہ بہت تکلیف دہ ہے لیکن ہمیں ہمت کرنا ہو گی، آپ اتنی سلفش تو نہیں ہو سکتی، آپ صرف اپنا کیوں سوچ

رہی ہیں، اپنے سے جُڑے لوگوں کے بارے میں بھی تو سوچیں، پھپھو کے بارے میں سوچیں وہ آپکی اس حالت کی وجہ سے کتنی پریشان ہیں "

"اچھا اب ذرا یہ بھی تو بتا دو میری کس حالت کی وجہ سے؟" مائدہ نے آرام سے پوچھا

"آپ نے خود کو کمرے تک محدود کر دیا ہے، نہ کسی سے مِلتی ہے نہ بات کرتی ہیں ایسا کب تک کرینگی آپ "

"جب تک میں اس پچھتاوے سے نکل نہ جاؤں "

"کس پچھتاوے سے آپی "

"کاش میں نے اُس رات عمر کو منع کیا ہوتا.. کاش میں نہ چلی گئی ہوتی اُس کے ساتھ تو وہ آج زندہ ہمارے ساتھ ہوتا" اُس کا گلا رندھ گیا تھا اور پلکیں بھیگنے لگیں، عمیر نے بھی آنکھوں کے کناروں پہ آئی نمی کو بمشکل اندر دھکیلا

"نہیں آپی.. کچھ چیزیں ہمارے اختیار میں نہیں ہوتی، ہم چاہ کر بھی اُنہیں نہیں روک سکتے اُنہیں ہوتا ہے ہر حال میں، ہر قیمت پر اور اُسے نصیب کہتے ہیں "

"لیکن میں منع تو کر"..

"نہیں آپ منع نہیں کر سکتی تھی اگر کر سکتی تو کر چکی ہوتی۔۔میں نے کہا ناوہ سب لکھا جاچکا تھا اُسے ہونا تھا، آپ نے کیوں خود پر خوشیاں حرام کر رکھی ہے، کیوں خود کو ان اندھیروں کا ساتھی بنایا ہے"

" یہ اندھیرے میرے نصیب میں لکھے جاچکے ہیں "اُس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا،

"ہر گز نہیں۔۔کیا ہو گیا ہے آپ کو آپی، نکالیں خود کو اس خداذیتی، یہ آپکا نصیب ہر گز نہیں ہے ،ان سب سے نکل کر تو دیکھیں ایک روشن صبح آپکا انتظار کر رہا ہے، بہت ساری خوشیاں آپکی منتظر ہیں، بہت سے لوگ ہے جو آپکے چہرے کی مسکان دیکھ کر جیتے ہیں، جانے والا تو جاچکا اب اُن زندوں کو کیوں جیتے جی مار رہی ہیں آپ اُنکا کیا قصور ہے ہاں؟آپی پلیز یہ سب آپ کو بھی تکلیف کے علاوہ کچھ نہیں دے رہی، ختم کر دیں اب بس کر دیں ایسا نہ ہو آپ تنہا رہ جائے، اب جو بھی محبت سے آپ کی طرف ہاتھ بڑھائے اُسے تھام لیجئے گا، ختم کر دیں اپنی یہ خود ساختہ سزا..بس کر دیں اب۔۔ آپ مل لیں اسفند بھائی سے، وہ بہت چاہتے ہیں آپ کو"

اور مائدہ روتے ہوئے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گئی، عمیر مائدہ کو سنبھالنے لگا وہ دونوں رو رہے تھے، دل کا بوجھ ہلکا کرنے، آخری بار رونے!!

"ہاں میں ملونگی اُس سے، بہت ستایا ہے میں نے اُسے، مجھے معلوم ہے اسفند برا نہیں ہے" وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی

✨✨✨✨

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔
(Neramag@gmail.com)
(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

"مائدہ بچّے اسفند کو کہیں دیکھا ہے؟" عمیر اور مشام کا ولیمہ تھا، اور مائدہ اُن دونوں کے پاس اسٹیج پہ بیٹھی تھی جب ربیعہ اُن کے پاس آئی،

"نہیں پھپھو کیوں کہاں چلا گیا ہے وہ؟" مائدہ نے پریشانی سے پوچھا، وہ خود بھی بہت پریشان تھی۔ "میں کال کرتا ہوں آپ پریشان مت ہو" عمیر نے فون نکالا

"جانے سے پہلے کچھ بتایا تھا؟" مائدہ نے پوچھا

ہاں اسفند کو ہاسپٹل سے کال آئی تھی اور ایمرجنسی میں ہاسپٹل آنے کا کہا تھا، لیکن وہ تو شام میں گیا تھا میں سمجھی اب تک آگیا ہو گا، اور فون بھی بند ہے" وہ بہت پریشان تھی، مائدہ اُن کو بٹھا کر پانی لینے گئی

"یہ ڈاکٹر اسفندیار کا گھر ہے؟" دو باوردی پولیس آئے کھڑے تھے، انکی آواز پہ سب کو سانپ سونگ گیا، ایک دم خاموشی چھا گئی

"جی سب خیریت تو ہے انسپکٹر صاحب" عمیر اسٹیج سے اُتر کر اُنکے پاس آیا

"مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ یہ اُنکا سامان جس میں اُنکا شناختی کارڈ بھی ہے، اور گاڑی سمندر کے پاس سے ملی ہے لیکن وہ نہیں ملے"

مائدہ کے ہاتھ سے گلاس چھوٹ کر زمین پر گر گیا،

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محبت اور مقدر کا ازل سے ضد کا رشتہ ہے

محبت جب بھی ہوتی ہے مقدر روٹھ جاتا ہے!!!...

"نہیں ڈاکٹر اسفندیار کو ہم نے ایمرجنسی میں نہیں بُلایا تھا" ریسیپشنسٹ کی بات پہ مائدہ کا دل مٹھی میں آگیا، وہ ہاسپٹل نہیں گیا سامان اُس کا سمندر کنارے ملا لیکن اسفند کا اب تک کوئی اتا پتہ نہیں تھا۔

"انسپکٹر صاحب اسفند بھائی کا کچھ پتہ چلا؟" عمیر تھانے گیا تھا،

"دیکھیں ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں انشاءاللہ بہت جلد ہم پتہ لگا لینگے" وہ بھی اکیلا واپس لوٹا، مہمانوں کو کھلا کر رُخصت کر دیا گیا، حال سے سب سیدھا سلمان آفریدی کی طرف چلے گئے، صبح ہونے میں تھوڑا وقت تھا سب رات بھر اسفند کو ہی ڈھونڈتے رہے

✨✨✨✨

"مشی میں منحوس ہُوں نا۔۔سب۔۔سب نے کہا لیکن میں نے نہیں مانا" مائدہ اپنے کمرے کے فرش پر بیٹھی گھٹنوں میں سر دیے روئی جارہی تھی، مشام اُس کے پاس بیٹھی تھی

"نہیں آپی منحوس و نحوس کچھ نہیں ہوتا سب لوگوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں آپ "...

"نہیں مشی پہلے عمر اور اب۔۔۔نہیں نہیں" وہ بچوں کی طرح ہچکیوں سے رو رہی تھی

"آپی..." مشام خود بھی رو رہی تھی

"جاؤ میرے پاس سے مشی۔۔۔جاؤ ورنہ..ورنہ مم..میرا سایہ تم..تم پر بھی پڑ جائے گا" وہ مشام کو دھکیل کر خود سے دور کر رہی تھی

"آپی لیکن اسفی بھائی کی گمشدگی سے آپ کا کیا تعلق، آپ کیوں خود کو قصوروار ٹھہرا رہی ہیں "

"مشی میں۔۔میں نے با۔۔بابا سے کل کہہ دیا تھا کہ۔۔کہ آپ پھپھو کو ہاں کر دیں، مم..مجھے کک۔۔کوئی اعتراض نہیں اور،اور دیکھا مشی آج اسفند.... نہیں۔۔ مشی تُم جاؤ یہاں سے"وہ روتے ہوئے چیخنے لگی لیکن مشام اُسے گلے لگا کر چُپ کروانے لگی

✨✨✨✨

ولیمے والی رات !

وہ ربیعہ کو ماموں کے گھر ڈراپ کر کے ایمر جنسی میں ہاسپٹل جانے کا بہانہ کر کے ساحل سمندر آ گیا تھا۔اب گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا سیگریٹ پہ سیگریٹ پھونک رہا تھا،اُس نے اپنا کوٹ اُتار کر گاڑی کی سیٹ پہ رکھ دیا،کافی دیر بعد گھر واپس جانے کے لئے گاڑی میں بیٹھا تو گاڑی سٹارٹ نہیں ہو رہی تھی،بہت کوششوں کے بعد بھی جب گاڑی سٹارٹ نہیں ہوئی تو میکینک کو بلانے کے لئے فون نکالنے لگا تو اُسے یاد آیا وہ فون

اور وولٹ گھر پہ بھول آیا تھا. وہ گاڑی کو وہی چھوڑ کر مین روڈ پہ آگیا تھا، سڑک بہت سنسان تھا اور اب وہ چلتے چلتے کافی دور تک آگیا تھا لیکن دور دور تک کوئی نہیں دکھائی دے رہا تھا کافی دیر بعد گاڑی کی ہڈلا ئیٹس دکھائی دی، گاڑی اُسکی طرف آرہی تھی، گاڑی اُس کے قریب آکر رُک گئی

"کیا آپ مجھے آگے کسی میکینک کے شاپ تک لے جا سکتے ہیں میری گاڑی خراب ہو گئی ہے" ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا تو اسفند شکریہ کہتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گیا

"میرا نام اسفندیار ہے، وہ میری گاڑی خراب ہو گئی ہے "

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہوں۔۔"

ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا، اور گاڑی کی رفتار تیز ہو گئی اسفند خاموش رہا تھوڑی دیر بعد ڈرائیور نے پھر "ہُوں" کہہ کر سر اثبات میں ہلایا، اسفند نے چونک کر اُسے دیکھا اچھا تو وہ اُسکی بات نہیں سن رہا تھا ویسے ہی ہوں ہوں کر رہا تھا، اسفند کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا

"سر آپکی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی آپ گاڑی روک دیں" اسفند نے کہا لیکن

ڈرائیور نے کچھ نہیں کہا گویا اُس نے سنا ہی نہ ہو

"سر۔۔۔سر"گاڑی سڑک کے بیچ دائیں بائیں لڑکنے لگی،ڈرائیور نشے کی حالت میں تھا ڈرائیور بیہوش ہو کر اسٹیئرنگ پہ گر گیا،گاڑی اب کچی سڑک پہ آچکی تھی اسفند نے ایک ہاتھ سے ڈرائیور کو اُٹھایا اور دوسرے سے اسٹیئرنگ کو گھمانے کی کوشش کی تو گاڑی گھومتی ہوئی کھائی میں گر گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

✨✨✨✨

مائدہ ICU کے دروازے سے اسفند کو دیکھا،مشینوں میں جکڑا اُس کا لاغر و کمزور وجود،خون جیسے نچھڑ گیا تھا،ہاسپٹل والوں نے گھر فون کیا تھا،سب آئے تھے پھر ربیعہ کی طبیعت خراب ہو گئی تو مائدہ نے انہیں زبردستی گھر بھیج دیا خود وہ اور عمیر رہ گئے،دیر تک وہ دروازے سے لگی اسفند کو دیکھتی رہی،پھر وضو کر کے جائے نماز بچھا دی،عمر کے مرنے کے بعد اُس نے دعا مانگنا چھوڑ دیا تھا،

'کیامیری دعاقبول ہو گی ؟ کیااسفند ٹھیک ہو جائے گا؟ '

اُس نے کہیں پڑھا تھا کہ مانگنے کا حق "اُس" نے تمہیں دیا ہے جب "اُس" نے سورۃ آل عمران میں فرمادیا ہے کہ دعا پہاڑوں کو بھی اُس جگہ سے سرکا سکتی ہے، تو قبولیت کا شک تو بنتا ہی نہیں، اللہ نے مقدر لکھنے کا اختیار تمہیں دیا ہے کے چاہو تو دعا کا تسلسل بڑھا لو، اور چاہو تو مایوس بیٹھ جاؤ، چاہو تو سجدوں کو طویل کرلو، اور چاہو تو تھک کر رُک جاؤ، مت بھولو کہ تمہارا کام صرف التجا کرنا ہے، تدبیریں تو "وہ" خود نکالتا ہے..! اُسے مایوس ہو کر نہیں بیٹھنا تھا، اُسے دعا مانگنا تھی، اُسے اسفند کو مانگنا تھا۔

ربیعہ بیگم اسفند کے کمرے میں آئی تو وہ آنکھیں موندیں ٹیک لگائے بیٹھا تھا، آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ چکے تھے اُس کا سائڈ ٹیبل دوائیوں سے بھرا تھا بڑھی ہوئی بے ترتیب شیو، دروازے کے کھلنے پر اُس کی آنکھ کھل گئی

"ممی آیئے "اُس کی آواز میں نقاہت تھی

"کیسا ہے میرا بچہ "ربیعہ نے پیار سے اُس کا ماتھا چوما، پھر اُس کے پاس بیٹھ گئی

"ٹھیک ہوں" وہ زبردستی مسکرایا

"ممی۔۔مائدہ نہیں آئی؟ "

"نہیں بچے، وہ ایک بار بھی نہیں آئی ہے جب سے تم ہاسپٹل سے آئے ہو "

"اچھا "

"بچے میں فون کروں گی تو وہ ضرور۔۔۔" اسفند نے اُن کی بات بیچ میں کاٹ دی

"نہیں ممی۔۔آپ فون نہیں کریں گی، بہت کر لیا میں نے اُسے تنگ اب۔۔اب جو مائدہ چاہے گی ویسے ہو گا۔۔میں محبت میں زبردستی کا قائل نہیں ہوں، اس طرح وہ زندگی گزار تو لے گی میرے ساتھ مگر جی نہیں پائے گی اور۔۔اور ویسے بھی میں نے سنا ہے کہ محبت میں صرف ایک فریق محبت کرتا ہے اور دوسرا اُسے تسلیم کر رہا ہوتا ہے، اُس کی خوشی میں ہی میری خوشی ہے"

"جیسے تمہاری مرضی بیٹا "

"ہوں" اُس نے کرب سے آنکھیں بند کر لیں

✨✨✨✨

مشام کمرے میں آئی تو مائدہ بازوں آنکھوں پہ رکھے بیڈ پر لیٹی تھی،

"نہیں "

"کیوں؟" وہ آکر اُس کے پاس بیٹھ گئی لیکن مائدہ نے کوئی جواب نہیں دیا

"آپی" ..

"ہوووں۔۔"وہ ہنوز لیٹی رہی

"آپی ی ی ی ی۔۔۔ "

"ہاں بولو"وہ چہرے سے بازو ہٹا کر ٹیک لگا کر بیٹھ گئی

"آپ کو جانا چاہیے،اصفی بھائی کو اچھا لگے گا "

"نہیں مشی میرا اسفند سے دور رہنا ہی اُس کے لیے بہتر ہے،میں نہیں چاہتی اُس پر کوئی اور مصیبت میری وجہ سے آئے "

"آپی آپ ایسا کیوں کہہ رہی ہیں؟اِنسان پر اچھے برے حالات اللہ کی طرف سے آتے ہے،'اُس' کے حکم کے بغیر تو پتہ بھی نہیں ہل سکتا پھر انسان کی کیا اوقات" وہ چھوٹی بہن تھی، لیکن اب بڑی بنی ہوئی تھی وہ جانتی تھی مائدہ ایسی سوچ والی نہیں ہے حالات نے اور لوگوں نے اُسے ایسا سوچنے پر مجبور کیا ہے، وہ مایوس ہی چکی تھی، تھک گئی تھی حالات سے، زندگی سے

"نہیں مشی اگر میری وجہ سے اسفند کو کچھ ہو گیا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گی، منحوس کا دھبّہ ویسے بھی لگ چکا ہے مجھ پر" آنسو پانی کی طرح اُس کی گالوں پہ بہنے لگا

"آپی آپ ایسی تو نہیں تھی، اگر ہم پڑھے لکھے لوگ بھی ایسی باتوں پر یقین کرنے لگے تو کیا ہو گا ہمارا" مشام کو افسوس ہوا

"تم ابھی چھوٹی ہو مشی، ان باتوں کو نہیں سمجھو گی" اُس نے لاپرواہی سے کہا

"نہیں مدو آپی۔۔ مجھے حالات نے بڑا کر دیا ہے، میرے پڑھنے کے دنوں میں امی بابا نے میری شادی کر دی، مجھے بہت شکوے تھے اُن سے بہت دکھ تھا کہ امی نے محض ماموں، ممانی کی خوشی کے لیے میرے خواب اور خوشیوں کو بھٹّی میں جھونک دیا۔۔

لیکن عمیر کی بے پناہ محبت اور ماموں ممانی کی توجہ اور پیار نے میرے ان سارے شکووں کا دم توڑ دیا۔۔آپی آپ نے اپنا بہت قریبی رشتہ کھویا ہے۔۔عمر بھائی کو کھویا ہے۔۔۔کیا کو رشتے کھونے کا ڈر نہیں .؟آپ میں مزید رشتے کھونے کا سکت ہے..؟ اور اسفی بھائی تو پھر آپ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔"مشام کہتے کہتے خاموش ہو گئ

"تم۔۔تم کیسے جانتی ہو مشی؟ "

"وہ۔۔آپی مم۔۔میں نے اُن کی ڈائری پڑھی تھی"اُس نے لب کاٹتے ہوئے کہا

مائدہ نے کچھ نہیں کہا

مشام کے فون کی سکرین روشن ہوئی

Umair calling...

اچھا آپی ہم چلتے ہیں،میری بات پہ غور کیجئے گا

✨✨✨✨

"السلام علیکم۔۔ کہاں ہے سب لوگ ؟"عمیر گھر میں داخل ہوا تو قدرے خاموشی کا احساس ہوا،

"وعلیکم السلام۔۔آ گئے آپ"مشام کچن سے نکل کر اُس کے پاس آئی،

"نہیں جان! ابھی بھی رستے میں ہوں"اُس نے شرارت سے کہا،مشام نے مصنوعی ناراضگی سے اُسے دیکھا

"آپ جلدی سے فریش ہو جائے میں کھانا لگا رہی ہوں "

"پہلے بتا تو دو ہے کہاں سب ؟"عمیر نے پھر پوچھا

"بتاتی ہوں اتنی بھی کیا جلدی ہے،پہلے جائیں مجھے بھوک لگی ہے "

"جی جناب"عمیر نے ہاتھ سینے پہ رکھ کے سر کو خم دیا

مشی مسکراتی ہوئی کچن میں واپس چلی گئی اور عمیر کمرے میں،

تھوڑی دیر بعد جب عمیر واپس آیا تو مشام کھانا لگا چکی تھی،اور اُس کا انتظار کر رہی تھی

"پھر؟ کیسا گزرا دن ؟"عمیر نے بیٹھتے ہوئے پوچھا،مشام اُس کے پلیٹ میں سالن ڈال رہی تھی

"بس کام کرتے کرتے گزر گیا۔۔ ماں پھپھو کے ہاں اسفی بھائی کو دیکھنے گئی ہیں، اور باقی سب چھوٹے ماموں کے فرینڈ کے ہاں گئے ہیں، وہ واپس جارہے ہیں نا کینیڈا"

مشام نے بتایا

"اچھا؟ مجھے تو کسی نے کچھ نہیں بتایا، کب جارہے ہیں؟ "

عمیر نے پوچھا

"پتہ نہیں بس کہہ رہے تھے دو چار دن میں "

"لیکن اُن کا ارادہ تو یہیں مستقل طور پر رہنے کا تھا" عمیر نے نوالہ لیا

"اب ظاہر ہے جس کام کے لیے وہ اپنا بزنس وآئنڈاپ کرنا چاہتے تھے وہ تو ہوا نہیں پھر کیا فائدہ "

"کیا مطلب؟" عمیر نے نا سمجھی سے اُس کی طرف دیکھا

"تمھیں پتہ تو ہے عمیر، چھوٹے ماموں، ممانی فرحین کی شادی تم سے کرانا چاہتے تھے" مشام نے نوالہ منہ میں ڈالتے ہوئے کہا

"ہاں ہاں۔۔ اوہ اچھا تو یہ بات ہے۔۔ تو واپس جانے کی کیا ضرورت ہے یہی رہ لیں اُس

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کی قسمت میں جو ہو گا اُسے مل جائے گا "

"تو یہ بات آپ انہیں سمجھائے، اور ویسے بھی فرحین آپ کے آگے پیچھے گھومتی ہے مجھے بہت برا لگتا ہے" مشام نے منہ پھلایاں

"اچھا تو ہماری بیگم جیلس بھی ہوتی ہے..!!؟؟" عمیر نے ہنسی ضبط کرتے ہوئے شرارت سے کہا

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے" مشام نے کندھے اچکا کر کہا

"اچھا۔۔؟ چلو اگر ایسی بات نہیں ہے تو پھر میں کرتا ہوں چچا سے بات کہ اُمید رکھیں کچھ بھی ہو سکتا ہے ویسے بھی اسلام میں مرد کو چار شادیوں کی اجازت ہے" عمیر نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا

"ہاں شادی کے معاملے میں مردوں کو اسلام یاد آجاتا ہے بھلے نماز بھی نہ پڑھتے ہو" مشام بھرپور ناراض ہوئی

" نہیں میں تو الحمدُللہ نماز بھی پڑھتا ہُوں اور روزے بھی رکھتا ہوں، اب تو کر سکتا ہوں نا دوسری شادی؟" اُسے مشام کو تنگ کرنے میں بہت مزہ آتا تھا

"ہاں ہاں میری طرف سے چھے کر لیں میری بلا سے "وہ غصے سے برتن اٹھانے لگی

عمیر کا قہقہہ بلند ہوا

"اچھا! پھر تو چچا کو روکنا پڑے گا، تم مدد کرو نا میری "

مشام سنک میں برتن پٹخنے لگی،

"کرو گی نا؟"عمیر نے آواز دی لیکن اُس نے کوئی جواب نہیں دیا، عمیر اُٹھ کر کچن میں

چلا گیا، مشام سلپ سے ٹیک لگائے آنسو بہا رہی تھی

"مشی میں تو مزاق کر رہا تھا یار "عمیر نے اُسے اپنی بانہوں میں بھر لیا

"مجھے نہیں پسند اس طرح کا مزاق سمجھیں آپ" مشام مسلسل رو رہی تھی

"آئندہ نہیں کروں گا اب معاف کر دو"عمیر نے اُس کے گال صاف کرتے ہوئے کہا

"ایسے کیسے، کان پکڑیں "

"اب ٹھیک ہے؟ کہو تو پیر پڑ جاؤں؟"عمیر نے کان پکڑتے ہوئے کہا

اُس کی بات پہ مشام ہنس دی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نہیں۔۔ "

"برتن بھی توڑ دیے سارے" عمیر نے شرارت سے کہا مشام ہنس دی

"نہیں توڑے، صحیح سلامت ہے "

✨✨✨✨

"اسفی۔۔اسفی بیٹا۔۔" وہ کمرے میں تھا جب ربیعہ دوڑتی ہوئی آئی

""ممی کیا ہوا؟ "

"بیٹا بھائی جان کا فون آیا تھا، مائدہ مان گئی ہے وہ کہہ رہے تھے کہ اسی جمعے کو نکاح کی تاریخ رکھ لیتے ہیں" خوشی اُن کی انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی اُن کی تو جیسے مراد پوری ہو گئی تھی

"کیا واقعی۔۔!" اسفند کا چہرہ کھل اُٹھا

"ہاں میرا بچہ۔۔ہماری دعائیں قبول ہو گئی" اُنہوں نے اسفند کا ماتھا چوما

"اچھا میں ذرا شکرانے کے نوافل پڑھ لوں "

✨✨✨✨

"بیٹا اسفند آیا ہے تم سے ملنے۔۔ باہر لان میں بیٹھا ہے کہہ رہا تھا تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے" مائدہ کچن میں رات کے کھانے کی تیاری کر رہی تھی جب بشریٰ بیگم نے آکر بتایا، اُس کا ہانڈی میں ہلتا ہاتھ رُک گیا

"اسفند کیوں۔۔؟اُس کی تو طبیعت بھی ٹھیک نہیں۔۔ مگر۔۔شاید بابا نے۔۔ لیکن وہ کیوں۔۔۔اس وقت..؟؟"اس طرح کے کئی اگر مگر لئے وہ باہر آئی

اسفند باہر کھڑا تھا وہ اُس کے پاس آئی

"ک ک۔۔کیا بات ہے اسفند؟"وہ بوکھلائی ہوئی تھی

"یہ جو ہو رہا ہے کیا تمہاری مرضی سے ہو رہا ہے؟"اسفند نے بہت محبت سے پوچھا

"ہاں۔۔یہ فیصلہ میرا اپنا ہے لیکن۔۔۔ "

"لیکن؟ "

"لیکن اسفند تم جانتے تو ہو عمر کے علاوہ میں نے کبھی کسی اور کے بارے میں نہیں سوچا ۔۔۔شش..شاید میں تمہیں وہ محبت نہ دے پاؤں جو تمہارا حق ہے، لیکن میں اپنی پوری کوشش کروں گی" آنسو اُس کی پلکوں کو بھگو کر رخسار پر بہنے لگے

"اسفند میں۔۔میں اتنی اچھی نہیں ہُوں کے انصاف کر سکوں، میں نہیں جانتی میں عمر کو بھُلا پاؤں گی بھی یا نہیں لل..لیکن اس رشتے کو اپنی آخری سانس تک نبھانے کی کوشش کروں گی" اُس نے ہاتھ کے پشت سے چہرے کو صاف کیا

"مائدہ"..

اسفند نے اُسے کندھوں سے پکڑا

"دیکھو...زندگی میں آگے بڑھنے کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ تم اپنا پچھلا سب کچھ بھلا دو، آگے بڑھنے کا مطلب ہوتا ہے کہ جو تھا اور جو ہے اسے accept کر کے نئ زندگی شروع کر لیں.. مدوہر گزرتا لمحہ ہمارا ماضی بنتا جا رہا ہے تو کیا یہ اچھا نہیں ہے کہ

ہم اسے خوبصورت بنائیں تاکہ کل کو ہمیں اسے یاد کر کے پچھتاوا نہ ہو۔۔ تمہیں کوئی ضرورت نہیں ہے کچھ بھی بھلانے کی مجھے پورا یقین ہے کہ میری محبت میں اتنی تو طاقت ہو گی ہی جو تمہیں میرا کر دیں۔۔

اگر تم

میری آنکھوں میں مجسّم دیکھ لو خود کو

تو مجھے پورا یقین ہے کہ

تمہیں میری محبت سے بلا کا عشق ہو جائے۔۔ تم بس میری شریک حیات بن کر مجھ سے وفا کر لینا"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور۔۔اسفند نے اپنی انگلیوں کی پوروں سے اُس کے گال صاف کئے

"ہر چیز اپنی حد میں ہو تو اچھا ہے، جب کوئی بھی اپنی حد توڑ کر باہر آ جاتا ہے تو اُس کی قدر کم ہو جاتی ہے، وہ بے مول ہو جاتے ہیں۔۔ تو اپنے آنسوؤں کو اُس کی حد میں رکھو، آئندہ کبھی یہ پلکوں کی یہ باڑ توڑ نہ پائے۔۔ ورنہ اچھا نہیں ہو گا" اسفند کی بات سمجھ کر مائدہ ہنس دی، ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور اسفند کے چوڑے سینے سے لگ گئی،

اسفند نے بھی اپنے بازوؤں کا حصار اُس کے گرد مضبوط کیا اور خدا کا شکر ادا کیا کیوں کہ اب اب رستہ صاف اور منزل روشن تھی

✨✨✨✨

ختم شد!

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین